۹ جگنو

سکندر علی وجدؔ

پیدائش : ۱۲؍فروری ۱۹۱۴ء　　　　وفات : ۱۶؍مئی ۱۹۸۳ء

سکندر علی وجدؔ ویجاپور (ضلع اورنگ آباد) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد سے بی اے کیا پھر سِوِل سروس امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ وہ مختلف اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز رہے اور سیشن جج کے عہدے سے سبک دوش ہوئے۔ وہ راجیہ سبھا کے رکن منتخب تھے۔ انھیں پدم شری کا اعزاز بھی عطا ہوا تھا۔ ان کی نظمیں 'اجنتا' اور 'ایلورا' بہت مقبول ہیں۔ 'اوراقِ مصوّر' ان کا مشہور شعری مجموعہ ہے۔ اس نظم میں برسات کی رات میں اُڑتے ہوئے جگنوؤں کا منظر پیش کیا گیا ہے۔

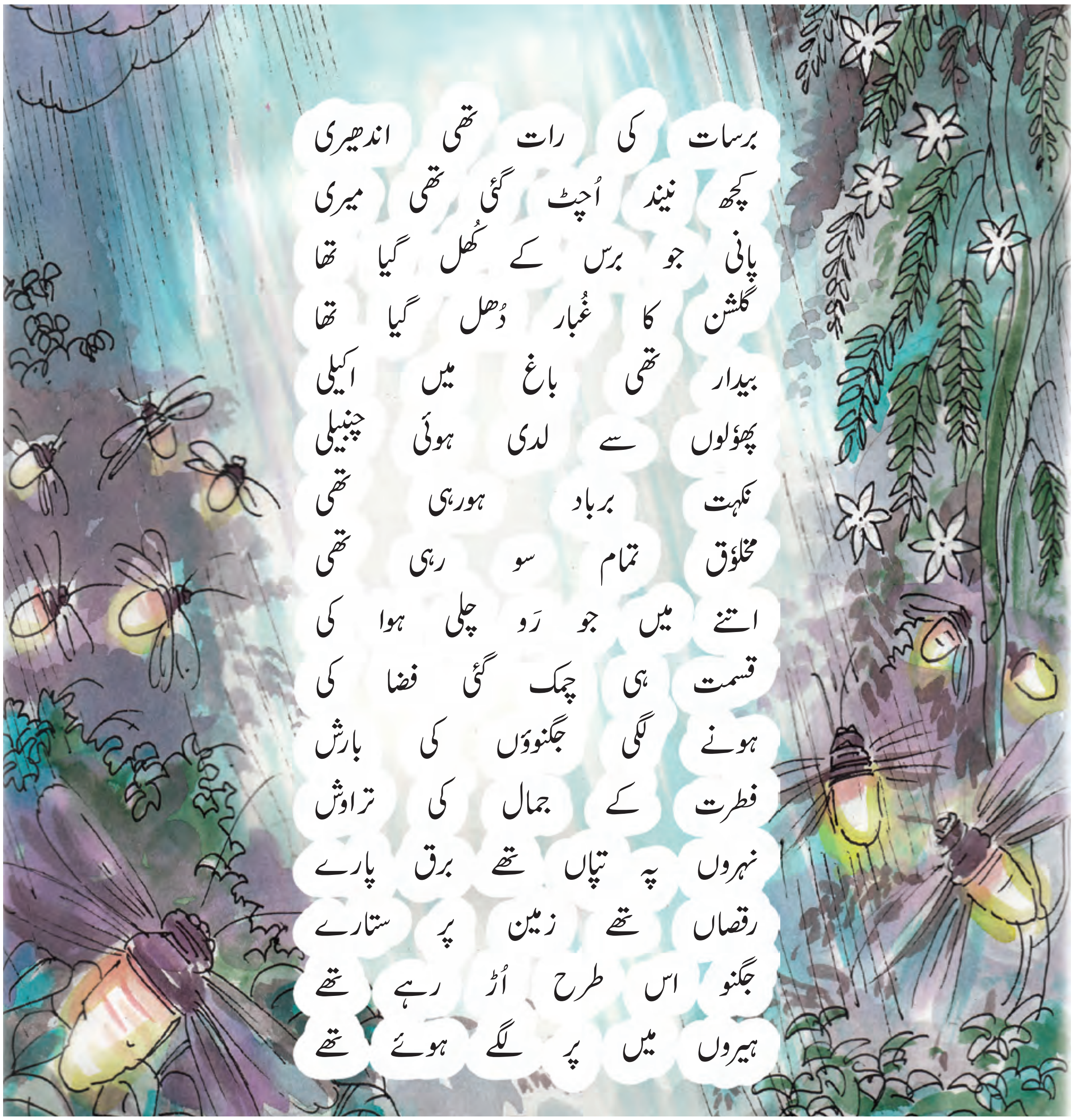

برسات کی رات تھی اندھیری
کچھ نیند اُچٹ گئی تھی میری
پانی جو برس کے کُھل گیا تھا
گلشن کا غُبار دُھل گیا تھا
بیدار تھی باغ میں اکیلی
پھولوں سے لدی ہوئی چنبیلی
نکہت برباد ہو رہی تھی
مخلوق تمام سو رہی تھی
اتنے میں جو رَو چلی ہوا کی
قسمت ہی چمک گئی فضا کی
ہونے لگی جگنوؤں کی بارش
فطرت کے جمال کی تراوش
نہروں پہ تپاں تھے برق پارے
رقصاں تھے زمین پر ستارے
جگنو اس طرح اُڑ رہے تھے
ہیروں میں پر لگے ہوئے تھے

ظلمت موتی لُٹا رہی تھی
پریوں کی برات جا رہی تھی
میں اس منظر میں کھو گیا تھا
ہر موئے تن آنکھ ہوگیا تھا

****

نکہت	-	خوشبو
جمال	-	خوب صورتی
تراوش	-	چھڑکاؤ
تپاں	-	گرم
برق پارے	-	بجلیاں
رقصاں تھے	-	ناچ رہے تھے
ظلمت	-	اندھیرا
موئے تن	-	جسم کا رُواں
ہر موئے تن آنکھ ہوگیا تھا	-	مراد مَیں اس منظر میں اس قدر کھوگیا تھا گویا میرے جسم کا رُواں رُواں اسے دیکھ رہا ہو۔

مشق

❋ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ شاعر نے اس نظم میں کس موسم کا ذکر کیا ہے؟
۲۔ بارش کے بعد کا منظر کیسا تھا؟
۳۔ باغ میں اکیلا کون جاگ رہا تھا؟
۴۔ رات کے اندھیرے میں کیا چمک رہے تھے؟

❋ مختصر جواب لکھیے۔

شاعر نے ایسا کیوں کہا ہے کہ ......

(الف) زمین پر ستارے ناچ رہے تھے
(ب) پریوں کی برات جارہی تھی
(ج) جسم کا رواں رواں آنکھ بن گیا تھا

❋ درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

۱۔ ہونے لگی جگنوؤں کی بارش
فطرت کے جمال کی تراوش

۲۔ جگنو اس طرح اُڑ رہے تھے
ہیروں میں پر لگے ہوئے تھے

3TVXIB